ازعدالتِ عظمیٰ[1]

تاریخ فیصلہ:4اکتوبر1951

جوائےلال اگروالا

بنام

دی اسٹیٹ

یونین آف انڈیا- مداخلت کار

نیمچن چند موہتا

بنام

دی اسٹیٹ

[ہری لال کانیا چیف جسٹس، پتنجلی شاستری، مکھرجیہ، داس اور چندر شیکھرا آئر جسٹس صاحبان]

ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ (XXIV، سال 1946)، دفعہ 1(3)، 7- "مستثنیٰ علاقوں" پر لاگو- گورنر جنرل کے ذریعہ برطانوی بھارت میں ایکٹ کی مدت میں توسیع، اور بھارتیہ آزادی ایکٹ، 1947 کے بعد آئین ساز اسمبلی کے ذریعہ - آیا مستثنیٰ علاقوں میں ایکٹ نافذ ہے- تازہ نوٹیفکیشن کی ضرورت- قانون سازی کے اختیارات کا تفویض- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935، دفعہ 92(1)-

ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ (XXIV، سال 1946) 19 نومبر 1946 کو نافذ ہوا- 14 دسمبر 1946 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 92 (1) کے تحت، بنگال کے گورنر نے ہدایت دی کہ یہ ایکٹ ضلع دار جلنگ پر لاگو ہوگا جو ایک "مستثنیٰ علاقہ" تھا- ضروری رسد ایکٹ کے دفعہ 1(3) میں کہا گیا ہے کہ بھارت (مرکزی حکومت اور قانون

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سازیہ) ایکٹ، 1946 کے دفعہ 4 میں مذکور مدت کی میعاد ختم ہونے پر اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔ دفعہ 4 کے تحت گورنر جنرل کی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ضروری رسد ایکٹ کے نفاذ کو 31 مارچ 1948 تک بڑھا دیا گیا۔ آئین ساز اسمبلی جس میں مذکورہ ہند ایکٹ، سال 1946 کے دفعہ 4 کے تحت پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اختیارات بھارتیہ آزادی ایکٹ، 1947 کی منظوری کے بعد حاصل ہوئے، نے ضروری رسد ایکٹ کے عمل کو 31 مارچ، 1950 تک بڑھانے کی قراردادیں منظور کیں۔ اپیل کنندہ، جسے 14 اکتوبر، 1949 کو دارجلنگ کے اندر کیے گئے ایک عمل کے سلسلے میں ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا، نے دعوی کیا کہ یہ ایکٹ جائز طور پر ضلع دارجلنگ تک نہیں بڑھایا گیا تھا اور اس لیے مبینہ جرم کی تاریخ پر وہاں نافذ نہیں تھا۔ حکم ہوا کہ جیسا کہ گورنر کے نوٹیفکیشن نے ایکٹ کو اس کے اطلاق کے لیے کسی خاص مدت کی وضاحت کیے بغیر ضلع دارجلنگ تک بڑھا دیا ہے، یہ ایکٹ اس ضلع میں اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ یہ باقی بھارت میں نافذ رہے اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 92(1) کے تحت گورنر کا نیا نوٹیفکیشن ضروری نہیں تھا۔ بھارتیہ آزادی قانون کی دفعہ 9 اور 19 کے تحت کی گئی موافقت کے تحت پارلیمنٹ کے ایوانوں کو دیئے گئے اختیارات آئین ساز اسمبلی میں شامل ہو گئے اور ایکٹ کی مبینہ خلاف ورزی کی تاریخ پر ضلع دارجلنگ میں یہ ایکٹ نافذ تھا۔

مزید حکم ہوا کہ اس معاملے میں قانون سازی کے اختیارات کی منتقلی کا کوئی سوال ہی نہیں ہے کیونکہ قانون سازیہ نے خود اپنا ذہن لگایا تھا اور ایکٹ کی مدت طے کی تھی، جس سے صرف مشینری کو ایک خاص انداز میں کام کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ مدت تک پہنچنا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 7، سال 1950 اور نمبر 25، سال 1951۔

فوجداری اپیل نمبر 7، سال 1950 سرکاری اپیل نمبر 2، سال 1950 اور فوجداری اپیل نمبر 25، سال 1951 میں 23 مئی 1950 کو کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے آرٹیکل 134(1)

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

(c) کے تحت ایک اپیل تھی جو فوجداری ترمیم نمبر 132، سال 1950 میں اسی عدالت فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل تھی۔

دونوں اپیلوں میں اپیل کنندہ کی طرف سے اجیت کمار دتہ اور ایس این مکھرجی۔

دونوں اپیلوں میں مدعاعلیہ کے لیے بی سین۔

مداخلت کرنے والے کے لیے جی این جوشی۔

4.1951 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس چندر شیکھر اایئر نے سنایا۔

یہ دو فوجداری اپیلیں کلکتہ میں عدالت عالیہ کے ذریعے اپیل گزاروں کی سزاؤں سے متعلق ہیں۔ پہلے معاملے میں، اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت عدالت عالیہ نے آئین ہند کے آرٹیکل 134 (1)(c) کے تحت دی تھی۔ دوسرے معاملے میں، اس عدالت نے آئین کے آرٹیکل 136 (1) کے تحت اپیل کی خصوصی اجازت دی تھی۔ اپیلیں ایک ساتھ سنی گئیں، لیکن چونکہ وہ مختلف فریقین کے ذریعے ہیں اور حقائق مختلف ہیں، اس لیے دو الگ الگ فیصلے کرنا مطلوب۔

فوجداری اپیل نمبر 7، سال 1950۔

اپیل کنندہ، جوائے لال اگروالا، جو ریاست مغربی بنگال کے ضلع دارجلنگ کے پلبازار میں ایک خوردہ دکان میں سیلز مین تھا، پر ٹیکسٹائل کا ایک ٹکڑا اختیار شدہ قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ کاٹن ٹیکسٹائل اختیار آرڈر، 1948 کی شق 24(1) کی توضیعات کی اس خلاف ورزی کے لیے، انہیں دارجلنگ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ضروری رسد (عارضی اختیارات) ایکٹ (ایکٹ XXIV)، سال 1946 (جسے اس کے بعد ضروری رسد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 7 کے تحت مجرم قرار دیا اور چھ ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ سیشن جج کو اپیل کرنے پر، اپیل کنندہ کو دو بنیادوں پر بری کر دیا گیا، یعنی (1) کاٹن ٹیکسٹائل اختیار آرڈر کی شق 36 کے مطابق استغاثہ کے لیے پہلے کوئی منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی، اور (2) کہ واقعے کی تاریخ کو ضلع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دار جلنگ میں ضروری رسد ایکٹ نافذ نہیں تھا۔ ریاست مغربی بنگال کی طرف سے عدالت عالیہ میں اپیل پر، اختیار آرڈر کی شق 36 کے تحت منظوری کی عدم موجودگی کے بارے میں نقطہ موجودہ اپیل کنندہ نے ترک کر دیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت کو مرکزی حکومت کے بعد کے نوٹیفکیشن کے ذریعے ختم کر دیا گیا تھا۔ دوسرے نکتے پر، عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے فیصلہ دیا کہ اس ایکٹ کو جائز طور پر ضلع دار جلنگ تک بڑھایا گیا تھا اور اس واقعے کی تاریخ کو اس علاقے میں نافذ تھا، یعنی 14-10-1949. اپیل کنندہ کو بری کرنے کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا گیا، مجسٹریٹ کی طرف سے منظور کردہ سزا کے حکم کو بحال کر دیا گیا، اور اپیل کنندہ کو چار ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔

اس اہم قانونی دلیل کو سمجھنے کے لیے کہ آیا ضروری رسد ایکٹ، سال 1946 جرم کے مبینہ ارتکاب کے وقت کی توضیعات تھا، چند قوانین اور احکامات کی متعلقہ دفعات اور ان کی تاریخوں کا تعین کرنا ضروری ہے۔ ضروری رسد کا قانون 19-11-1946 پر نافذ ہوا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 92(1) مندرجہ ذیل فراہم کرتی ہے:-

"................. وفاقی قانون سازیہ یا صوبائی قانون سازیہ کا کوئی ایکٹ، مستثنیٰ علاقے یا جزوی طور پر مستثنیٰ علاقے پر لاگو نہیں ہوگا، جب تک کہ گورنر عوامی نوٹیفکیشن کے ذریعے اس طرح کی ہدایت نہ کرے، اور گورنر کسی ایکٹ کے حوالے سے ایسی ہدایت دیتے ہوئے ہدایت دے سکتا ہے کہ یہ ایکٹ اس علاقے پر لاگو ہوگا۔................. اس کا اثر اس طرح کے مستثنیٰات یا ترمیم کے تابع ہے جو وہ مناسب سمجھے۔"

اس دفعہ کے ذریعے انہیں دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنگال کے گورنر نے 14 دسمبر 1946 کو شائع ہونے والے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ہدایت دی کہ ضروری رسد ایکٹ دار جلنگ ضلع پر لاگو ہوگا، جو ایک مستثنیٰ علاقہ تھا۔

ضروری رسد ایکٹ کے دفعہ 1 (3) میں کہا گیا ہے کہ بھارت (مرکزی حکومت اور قانون سازیہ) ایکٹ، 1946 (9 اور 10 جیو6، باب 39) کے دفعہ 4 میں مذکور مدت کی میعاد ختم ہونے پر اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔ مؤخر الذکر ایکٹ کا دفعہ 4 مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"مذکور مدت۔.................ایک سال کی مدت ہے جس کا آغاز اس تاریخ سے ہوتا ہے جس پر اس ایکٹ کی منظوری کے بعد نافذ ایمرجنسی کا اعلان کام کرنا بند کر دیتا ہے یا، اگر گورنر جنرل عوامی نوٹیفکیشن کے ذریعے اس طرح کی ہدایت کرتا ہے، تو اس تاریخ سے شروع ہونے والے دو سال کی مدت:

بشرطیکہ یہ کہ جیسے ہی مذکورہ مدت میں توسیع کی منظوری دینے والی قرارداد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ذریعے منظور کی جاتی ہے، مذکورہ مدت کو اس تاریخ سے بارہ ماہ کی مزید مدت کے لیے بڑھایا جائے گا جس پر یہ بصورت دیگر ختم ہو جائے گا، تاہم یہ کہ یہ کسی بھی صورت میں اس تاریخ سے پانچ سال سے زیادہ تک جاری نہیں رہتا جس پر ایمرجنسی کا اعلان عمل میں نہیں آتا ہے۔

اس دفعہ میں ذکر کردہ ایمرجنسی کا اعلان 31-3-1946 کو کام کرنا بند کر دیا۔ اس دفعہ کے دوسرے حصے کے تحت گورنر جنرل کے ذریعہ نوٹیفکیشن کی عدم موجودگی میں، ضروری رسد ایکٹ پہلے حصے کے تحت صرف 31-3-1947 تک نافذ رہا۔ تاہم، گورنر جنرل نے 3-3-1947 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں ایمرجنسی کے خاتمے کی تاریخ سے 2 سال کی مدت کے لئے اپنی قوت جاری رکھی گئی۔ اس نوٹیفکیشن کی بنیاد پر ضروری رسد ایکٹ 31-3-1948 تک نافذ رہے گا۔ 18-7-1947 کو، ہندوستانی آزادی ایکٹ منظور کیا گیا، اور ہندوستان 15-8-1947 کو ایک سلطنت بن گئی۔ ہندوستانی آزادی ایکٹ 1947 کی دفعہ 19(4) کے ساتھ دفعہ 9 کے تحت گورنر جنرل نے 14-8-1947 کو ایک حکم جاری کیا، جس میں انڈیا (مرکزی حکومت اور قانون سازیہ) ایکٹ، 1946 کی دفعہ 4 کی شق میں "پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں" کے لئے "سلطنت قانون سازیہ" کے الفاظ کی جگہ لے لی گئی، اور موافقت کے ذریعے ایک نئی دفعہ 4A بھی متعارف کرائی گئی۔ بشرطیکہ سلطنت قانون سازیہ کے اختیارات آئین ساز اسمبلی کے ذریعہ استعمال کیے جائیں۔ 25-2-1948 کو دستور ساز اسمبلی نے اپنی پہلی قرارداد منظور کی جس میں ضروری سامان کی فراہمی کے قانون کے نفاذ کو ایک سال کے لئے بڑھا کر 31-3-1949 کر دیا گیا۔ 23-3-1949 کو اسمبلی نے ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسری قرارداد منظور کی جس میں اس ایکٹ کی مدت کو مزید ایک سال بڑھا کر 31-3-1950 کر دیا گیا۔

ان قوانین اور نوٹیفکیشن کے سلسلے میں اپیل کنندہ کی جانب سے تین سوالات پر زور دیا گیا:- سب سے پہلے، کیا گورنر کے 14 دسمبر 1946 کے نوٹیفکیشن نے ضلع دارجلنگ میں اس ایکٹ کی اس مدت سے آگے ضروری رسد ایکٹ کا عمل جاری رکھا، یعنی ایمرجنسی کے خاتمے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت؛ دوسرا، کیا گورنر جنرل کے نوٹیفکیشن 3-3-1947 کے ذریعے ضروری رسد ایکٹ کی مدت میں توسیع کے بعد، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 92(1) کے تحت گورنر کی طرف سے نیا نوٹیفکیشن ضروری نہیں تھا؛ اور تیسرا، کیا آئین ساز اسمبلی کی طرف سے منظور کردہ قراردادیں اس ایکٹ کی مدت میں توسیع کے لیے کام کر سکتی ہیں۔ ضروری رسد کا قانون۔

اب، یہ واضح ہے کہ ضروری رسد ایکٹ کی دفعہ 1(3) کے تحت، بھارت (مرکزی حکومت اور قانون سازیہ) ایکٹ، 1946 کی دفعہ 4 میں مذکور مدت کی میعاد ختم ہونے پر اس کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اس دفعہ میں مذکور مدت لازمی طور پر ایمرجنسی کے خاتمے کی تاریخ سے ایک سال نہیں ہے۔ اگر گورنر جنرل نوٹیفکیشن کے ذریعے اس طرح کی ہدایت دیتا ہے تو یہ 2 سال ہو سکتا ہے، اور یہ شرط کے تحت ہر ایک 1 سال کی قسطوں میں زیادہ سے زیادہ 5 سال کی مدت تک جا سکتا ہے۔ اس طرح ضروری رسد ایکٹ کے عمل کی مدت کا تعین کسی دوسرے قانون سازی پر نہیں چھوڑا جاتا ہے۔ یہ خود ایکٹ کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، گورنر کی طرف سے جاری کردہ 14 دسمبر 1946 کے نوٹیفکیشن نے دارجلنگ ضلع پر ضروری رسد ایکٹ کا اطلاق کیا، اور گورنر جنرل کے نوٹیفکیشن کے ذریعے اس کی عمر 31-3-1948 تک بڑھا دی گئی۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ دارجلنگ ضلع میں ایکٹ کی زندگی کو جاری رکھنے کے لیے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 92 (1) کے تحت تازہ نوٹیفکیشن کی ضرورت کیوں ہے۔ گورنر کے نوٹیفکیشن نے اس ایکٹ کو دارجلنگ تک بڑھا دیا، اس ضلع پر اس کے اطلاق کے لیے کسی خاص مدت کی وضاحت کیے بغیر، اور اس وجہ سے یہ کہ یہ ایکٹ ضلع میں اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ یہ باقی بھارت میں نافذ رہے۔ یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب بھارتیہ آزادی قانون کے نافذ ہونے سے پہلے اس کا اثر ختم ہو گیا تھا اور قانون سازیہ کی طرف سے دوبارہ قانون سازی کی گئی تھی جس کا اطلاق کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کسی مستثنیٰ علاقے کے لیے، کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ 92(1) کے تحت گورنر کی طرف سے نوٹیفکیشن ضروری ہو سکتا ہے۔ ورنہ نئے نوٹیفکیشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بھارتیہ آزادی قانون 1947 کی دفعہ 19(4) مندرجہ ذیل فراہم کرتی ہے:-

"اس ایکٹ میں، سوائے اس کے کہ جہاں تک سیاق و سباق دوسری صورت میں مطلوب ہے-

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے حوالوں میں، اس ایکٹ میں ترمیم کرنے یا اس کی تکمیل کرنے والے کسی بھی قانون سازی کے حوالے، اور خاص طور پر، بھارت (مرکزی حکومت اور قانون سازیہ) ایکٹ، 1946 کے حوالے شامل ہیں۔

بھارتیہ آزادی ایکٹ کی دفعہ 9 اور 19 کے تحت گورنر جنرل کی طرف سے کی گئی موافقت نے بھارت (مرکزی حکومت اور قانون سازیہ) ایکٹ کی دفعہ 4 میں "پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں" کے لیے "آئین ساز اسمبلی" کے الفاظ کو تبدیل کر دیا، اور آئین ساز اسمبلی نے مختلف تاریخوں کی دو قراردادوں کے ذریعے ضروری رسد ایکٹ کی مدت کو 31-3-1950 تک بڑھا دیا ہے۔ جیسے ہی گورنر جنرل کے حکم سے موافقت نافذ ہوئی، آئین ساز اسمبلی نے بھارت (مرکزی حکومت اور قانون سازیہ) ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو دیے گئے اختیارات حاصل کر لیے۔ موافقت کی صداقت سوال سے بالاتر ہے۔

جتندر ناتھ گپتا بنام صوبہ بہار اور دیگر ([1]) کے معاملے کا یہاں کوئی اطلاق نہیں ہے۔ اس معاملے میں جواب ہمارے سامنے ہے، قانون سازیہ نے خود اپنا ذہن لگایا ہے اور ایکٹ کی مدت طے کی ہے، لیکن مشینری کو قسطوں کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ مدت تک پہنچنے کے لیے چھوڑ دیا ہے جس پر کسی خاص انداز میں کام کیا جائے۔ یہاں کوئی اختیار کی تفویض بالکل نہیں ہے، اور بالخصوص کوئی قانون سازی کے کسی بھی اختیار کی تفویض نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دی جاتی ہے۔ فوجداری اپیل نمبر 25، سال 1951۔

اس معاملے میں، اپیل کنندہ بچن چند مولا پر مغربی بنگال کاٹن کلاتھ اینڈ یارن مووومنٹ کنٹرول آرڈر، 1947 کی شق 4 (2) کے تحت مطلوبہ اجازت نامے کے بغیر، اپنے آجر میسرس امر چند پنالال کی جانب سے، ڈم ڈم ہوائی اڈے پر ایک ٹرک سے مل سے بنے کپڑے کے 28 تھیلے خصوصی طور پر چارٹرڈ طیارے میں لوڈ کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ اسے ضروری رسد ایکٹ کی دفعہ 8 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 7 (1) کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور بیرک پور کے فرسٹ کلاس مجسٹریٹ نے اسے 9 ماہ کی قید بامشقت اور 1,000 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ 24 پرگنہ کے سیشن جج نے ملزم کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ میں ان کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کی درخواست کا بھی یہی انجام تھا۔

اس اپیل میں جو قانونی دلیل دی گئی تھی وہ وہی تھی جو پہلے کی اپیل میں تھی، اور اسے پہلے سے بیان کردہ وجوہات کی بنا پر ناقابل قبول قرار دیا جانا چاہیے۔ ایک خاص نکتے پر بحث کرنے کی کوشش کی گئی کہ دانستہ جرم کا عنصر مطلوب تھا۔ لیکن اس سوال پر عدالت عالیہ نے غور کیا، اور یہ فیصلہ دیا گیا کہ دو حقائق ہیں جن سے دانستہ جرم کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جب ملزم سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ وہ ہینڈ لوم کی گٹھریاں کو لوڈ کر رہا تھا نہ کہ مل کا بنا ہوا کپڑا۔ اس کے پاس کوئی اجازت نامہ نہیں تھا اور وہ اپنے آجروں سے بھی کوئی پیش کرنے کے قابل نہیں تھا۔ حالات کے تحت یہ حقائق مجرمانہ ارادے کے نتیجے کی ضمانت دیتے ہیں۔

اس لیے یہ اپیل بھی مسترد ہو جائے گی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: آر آر بسواس۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: پی کے بوس

مداخلت کرنے والے کے ایجنٹ: پی اے مہتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document